International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:04, Issue: 01, Jan-Jun 2024
pp: 599 - 611

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

قرآن وسنت کی روشنی میں تجارت کے احکام وآداب: ایک مطالعہ

Rules and manners of trade in the light of Quran and Sunnah: A study

**** Dr. Syed Muhammad Nasim Sarwer***
Assistant Professor, Government City College No.2, Karachi

Abstract

A Muslim's life is adorned by the guidance of the Qur'an and the Sunnah. Explanation of Quranic rules is related to Sirat Tayyaba۔ The life of the Messenger of Allah Hazrat Muhammad (Peace be upon Him) is a pleasant and excellent example for the mankind. Therefore, the life of the Holy Prophet is ideal for every field. As a businessman, he proved to be the most honest and successful trader. Allah Almighty says in surah Al Baqarah, "O you, who believe, enter Islam wholeheartedly and do not follow the footsteps of Satan, for he is your open enemy." It is essential for every Muslim to abide by the Shari'ah rules and religious teachings in all his worldly and other affairs. It is not permissible for a Muslim to follow the Qur'an and Sunnah in worship, and to be self-sufficient in matters and social issues, and to consider himself free from Shari'ah restrictions. It is the specialty of our religion is that it contains a complete description of all kinds of matters of worship and business matters and issues. The Prophet Hazrat Muhammad (Peace be upon him) condemned all forms of trade which involve deception and fraud, lies and dishonesty, or distress and harm to the common people. Interpreted as deception and banned them. In this article, research and scientific study of the rules and etiquette of trade in the light of the Quran and the seerah of the Prophet (Peace be upon Him) has been done.

Keywords: Rules, Manners, Trade, Business, Shariah Laws.

تعارف موضوع

وحی الٰہی کا نور اور سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی، وہ نعمت عظمیٰ ہے جو مسلمانوں کو حاصل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ رب العزت کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ۔ 1 بے شک دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے دین اسلام کا پیغام ربانی حضرت آدم علیہ السلام سے جاری رہا اور اس کے بعد اس کی تکمیل خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کرتے ہوئے فرمایا اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ

CC BY

دِيۡنًا 2. آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند فرمایا۔ اس دین کامل میں انسان کامل ﷺ کی حیات مبارکہ کے حوالے سے یہ سند جاری کی گئی کہ لَقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ 3 تحقیق تمہارے لیے اللہ کے رسول ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے

دین اسلام کا مطالعہ یہ بتاتا ہے کہ پورا دین اعتقادات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات پر مشتمل ہے۔ لہذا جب ہم تجارت پر نظر ڈالتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کے معاملات، معاشرت اور اخلاقیات اس کے اندر سموئے ہوئے ہیں اور اسلام کے تصور عبادت میں رزق حلال کی جدوجہد، یہ بھی عبادت ہے۔ حقیقت میں رزقِ حلال کمانے والا اللہ کے راستے میں ہے۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے:

جو شخص اپنے چھوٹے بچوں کا پیٹ پالنے کے لیے محنت مشقت کرتا ہے وہ اللہ کے راستے میں ہے اور جو شخص اپنے بوڑھے والدین کا پیٹ پالنے کے لیے محنت کرتا ہے وہ اللہ کے راستے میں ہے اور جو شخص اپنا پیٹ پالنے کے لیے محنت کرتا اور حلال کماتا ہے تاکہ کسی کے سامنے دستِ سوال دراز کرنے سے اپنے آپ کو بچائے تو وہ بھی اللہ کے راستے میں ہے۔4

طَلَبُ كَسۡبِ الۡحلاَلِ فَرِيۡضَةٌ بَعۡدَ الۡفَرِيۡضَة5

رزق حلال تلاش کرنا ایک فرض کے بعد دوسرا فرض ہے۔

کسب معاش کی بہت سی صورتیں اور شکلیں اس وقت موجود ہیں ان میں سے جو بھی جائز صورت ہو، اسے اختیار کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، لیکن سب سے زیادہ بابرکت ذریعہ تجارت کا ہے۔

آپ ﷺ نے خود تجارت فرمائی اور تجارت میں وہ اعلیٰ کردار ادا کیا کہ حضرت خدیجہؓ جو اپنا مال، تجارت کے لیے دیا کرتی تھیں آپ ﷺ کو بھی اس میں شرکت کی دعوت دی اس کے بعد حضرت خدیجہؓ آپ سے بہت متاثر ہوئیں اور آپ سے نکاح بھی کیا اور اپنا مال تجارت اس دین کی ترویج میں لگایا۔ اسی طرح صحابہ کرامؓ میں حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ اور اکثر مہاجرین کا ذریعہ معاش تجارت ہی تھا۔ حضرت علیؓ کو آپ ﷺ کی خدمت میں مشغول رہنے کی وجہ سے اس کا موقع کم ملتا تاہم وقتاً فوقتاً انہوں نے بھی تجارت فرمائی۔ اسی طرح اسلاف میں امام اعظم ابو حنیفہؒ بڑے پیمانے پر ریشم کی تجارت کرتے تھے، راس المحدثین حضرت امام بخاریؒ بھی تجارت کیا کرتے تھے۔ حضرت سالم بن عبد اللہؒ بازار میں لین دین کیا کرتے تھے۔6

اکثر سلف الصالحین کا ذریعہ معاش تجارت تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ اپنی خودداری کو برقرار رکھتے ہوئے تنگ دستی اور اہل ثروت کے احسان سے بچیں، آپ ﷺ نے تجارت اور تاجروں کی فضیلت بتائی اس کے حقدار بنیں اور اس تجارت کو دین

کی تبلیغ کا ذریعہ بنائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تجارت کا معاملہ دین کے بڑے حصے پر مشتمل ہے۔ مسلم معاشرہ بالخصوص معاملات کا شعبہ ابتری کی حالت میں ہے۔ اصل معاملہ یہ ہے کہ جب ایک مسلم تاجر کے نزدیک اللہ اور اس کے رسول کا حکم مقدم نہ ہو تو مادہ پرستی دل میں گھر کر لیتی ہے، جس کے نتیجے میں محض مال حاصل کرنے اور مال جمع کرنے کی ہوس بڑھ جاتی ہے، پھر صحیح و غلط، حلال و حرام اور جائز و ناجائز کا کوئی لحاظ باقی نہیں رہتا۔ سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی سے دوری کے نتیجہ میں بے اعتمادی اس حد تک گھر کر چکی ہے کہ مسلمان، مسلمان سے خرید و فروخت کرنے کو تیار نہیں کیوں کہ مسلمان تاجر زیادہ قیمت لیتا ہے اور رعایت دینے کا احسان بھی جتلاتا ہے۔

کبھی گاہک کے ساتھ اس کا رویہ اخلاق سے عاری ہوتا ہے۔ لہذا پیمانہ سے کم دینا، جھوٹ بولنا، خیانت کرنا، دھوکہ دینا، مال اسٹاک کر کے قلت پیدا کرنا، عیب چھپانا، نقلی چیز کو اصلی چیز بتا کر اس کی زیادہ قیمت وصول کرنا، مبیع یا ثمن کے ادا کرنے میں ٹال مٹول اور جھوٹ سے کام لینا، تنگدست کو مہلت نہ دینا، مالدار سے درگزر کا معاملہ نہ کرنا، جھوٹی قسمیں کھانا، خرید و فروخت میں ترش رویہ اختیار کرنا وغیرہ شامل ہے۔ جس کا نتیجہ میں مسلم معاشرہ معاشرتی اور معاشی زوال کی صورت میں بھگت رہی ہے۔

تجارت کی اہمیت اور فضیلت

تجارت کی اہمیت اور افادیت ہر دور میں مسلم رہی ہے لیکن عصر حاضر میں تو عالمی معیشت میں اس کی حیثیت ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہے۔ آج جس قوم نے بھی تجارت کو اپنایا ہوا ہے، اس کی نہ صرف معاشی حالت بہتر ہے بلکہ سیاسی اعتبار سے بھی وہ ملکی اور عالمی سطح پر غالب ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک عمل سے تجارت کا جو درس صحابہ کرام کو جو ملا تھا انہوں نے نہ صرف اسے معاش کا ذریعہ بنایا بلکہ اس کے ذریعے اپنے اصل مقصد دعوت دین کا کام پوری دنیا میں پھیلایا۔ لیکن جب مسلمانوں نے اصول تجارت جو اللہ کے رسول سے ملی تھی اس کو ترک کر دیا تو نہ صرف معاشی نقصان پہنچا بلکہ دین اسلام کی اصل تصویر کو بھی دھندلا دیا۔

خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے

عَلَيْكُمْ بِالتِّجَارَةِ فَإِنَّ فِيهَا تِسْعَةَ أَعْشَارِ الرِّزْقِ 7

تم پر تجارت کو اختیار کرنا لازم ہے کیوں کہ رزق کے دس میں سے نو حصے فقط اس میں ہیں۔

تجارت کی فضیلت، اس کی اہمیت، رزق کی پاکیزگی و کشادگی اور تاجر کا مرتبہ و مقام بالکل واضح ہے، لیکن وحی الٰہی اور اتباع سنت سے روگردانی نے دیگر شعبوں کی طرح معیشت کے شعبے کو بھی متاثر کیا۔ رسول اکرم ﷺ کی رہنمائی تجارت کے معاملہ میں نبوت سے پہلے سے عملی صورت میں موجود ہے۔

تجارت کی اہمیت اور فضیلت میں نبی کریم ﷺ سے اور بھی اقوال منقول ہیں۔ مثلاً جب آپؐ سے یہ دریافت کیا گیا کہ

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْكَسْبِ أَطْيَبُ؟ قَالَ عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُورٍ8

اے اللہ کے رسول ﷺ سب سے پاکیزہ کمائی کون سی ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے ہاتھ کا کام اور صحیح طریقہ پر تجارت۔ اسی طرح آپ نے تجارت کرنے والے دیندار تاجر کی فضیلت بیان کی۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍعَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: التَّاجِرُالصَّدُوقُ الأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ، وَ الصِّدِّيقِينَ، وَالشُّهَدَاءِ.9

حضرت ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سچا اور امانت دار تاجر (قیامت کے دن) انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہو گا۔

تجارت کے احکام و آداب

عصر حاضر میں مسلمان ایک بار پھر جدید نظام اور تقاضوں کے ساتھ تجارت کی طرف تیزی سے متوجہ ہیں، لہذا ضروری یہ ہے کہ مسلمان نبی کریم ﷺ کے طریقے کے مطابق تجارت کے احکام و آداب کا خاص خیال رکھیں اور دوسری قوموں کی طرح، شرعی اور اخلاقی ضابطوں سے بے نیاز ہو کر تجارت کرنے سے گریز کریں تاکہ ان کی تجارت اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ذریعہ بن جائے، دنیا و آخرت میں بھلائی کا ذریعہ بنے اور تجارت کے شعبے میں رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کو زندہ کرنے کا ثواب بھی ملے۔

تجارت اور اس کا بنیادی علم

اسلام دین کامل ہے اور اس کی رہنمائی ہر شعبہ میں موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کی پہلی وحی اقرا یعنی پڑھنے سے متعلق ہے۔ اول اور بنیادی بات یہ ہے کہ تجارت میں مشغول ہونے سے پہلے اس سے متعلق علوم کو سیکھنا چاہیے۔

رسول ﷺ کے فرمان کے مطابق طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ10 علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

امام بیہقیؒ اپنی کتاب المدخل إلی السنن میں کہتے ہیں کہ شاید اس سے مراد یہ ہے کہ وہ علم سیکھنا فرض ہے جس کا جہل کسی بالغ کو درست نہیں۔11

آدمی کسب معاش کے لئے جو کوئی پیشہ اختیار کرے اس کا علم حاصل کرنا بھی اس پر فرض ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اگر کسی نے تجارت کرنا ہے تو اس پر یہ فرض ہے کہ وہ بیع کے مسائل و احکام معلوم کرے۔

امام غزالیؒ لکھتے ہیں۔

و اگر بمثل پیشه دارد، علم آن پیشه بروی واجب شود تا اگر بازرگان بود علم ربوا بروی واجب شود، بلکه واجب شود که جمله شروط بیع بداند تا از بیع باطل حذر تو اند کرد 12

اسی طرح اگر آدمی کوئی پیشہ اختیار کرتا ہے تو اس پیشہ کا علم بھی اس پر واجب (یعنی فرض) ہو جاتا ہے جیسے کہ اگر تاجر ہے تو سود کے مسائل کا علم اس پر واجب ہو جاتا ہے بلکہ اس پر یہ بھی واجب ہو جاتا ہے کہ بیع کی جملہ شرائط سے واقف ہو تا کہ بیع باطل سے بچ سکے۔

ایک مسلمان کے لیے سب سے اہم بات یہ ہے کہ جب وہ کسی معاشی سرگرمی سے منسلک ہونا چاہتا ہے تو وہ اس کے بنیادی مسائل سے آگاہی حاصل کرے کیونکہ سب سے پہلے تو اسلام نے معاشی سرگرمیوں پر حلال و حرام کی کچھ ایسی ابدی پابندیاں عائد کی ہیں جو ہر زمانے میں اور ہر جگہ نافذ العمل ہیں. مثلا سود. قمار، سٹہ، اکتناز، احتکار، ذخیرہ اندوزی اور دوسری تمام بیوع باطلہ کو کلی طور پر ناجائز قرار دے دیا، کیونکہ یہ چیزیں عموما اجارہ داریوں کے قیام کا ذریعہ بنتی ہیں اور ان سے معیشت میں ناہمواریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اسی طرح ان تمام چیزوں کی پیداوار اور خرید و فروخت کو حرام قرار دیا جن سے معاشرہ کسی بداخلاقی کا شکار ہو اور جس میں لوگوں کے سفلی جذبات بھڑکا کر ناجائز طریقہ سے آمدنی حاصل کرنے کا راستہ پیدا کیا جائے۔۔۔۔۔ کیونکہ اللہ تبارک و تعالی کے علم میں یہ پابندیاں ہر زمانے اور ہر جگہ کے لئے ضروری تھیں کی اس لئے ان کو وحی کے ذریعے ابدی حیثیت دی گئی تا کہ انسان اپنی عقلی تاویلات کے سہارے ان سے چھٹکارا حاصل کر کے معیشت اور معاشرے کو ناہمواریوں میں مبتلا نہ کر سکے۔13

اسی طرح سے حاکم وقت، ذمہ دار افراد اور ادارہ بھی ان چیزوں کا خیال رکھے کہ متعلقین اپنے احکام و مسائل کے جاننے والے ہو۔ قرآن مجید نے ایک مقام پر رسول کریم ﷺ کی زندگی کا ایک پہلو یہ بھی بتایا ہے کہ وہ بازاروں میں چلتے ہیں اور چلتے کیوں نہ رسول کریم ﷺ کا بازاروں میں چلنا اس امر پر دلالت کرتا ہے کار نبوت میں تجارتی معاملات کی اصلاح کرنا بھی ہے اور اپنے عمل سے امت کو اس کی تبلیغ کرنا بھی ہے کہ تجارتی کاروبار کیونکر درست طریقہ پر چلایا جائے تا کہ وہ حلال کمائی اور باہمی تعاون کا ذریعہ بن جائے۔14

امام غزالی حضرت عمرؓ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

> حضرت عمرؓ (جب وہ بازار جاتے تو تاجروں سے بیع کے مسائل پوچھتے اور جو نہیں بتاتا تو) دکانداروں کو دُرے مار کر علم سیکھنے کے لئے بھیجتے تھے اور فرماتے کہ جو بیع (خرید و فروخت) کے احکام نہ جانے

اسے بازار میں نہیں ہونا چاہیے یعنی تجارت نہیں کرنا چاہیے کہ لاعلمی میں حرام اور سود میں مبتلا ہو جائے گا اور اسے خبر بھی نہ ہو گی۔15

زور و جبر سے مبرا ہونا

تجارتی معاملات میں بیچنے والے اور خریدنے والے کے درمیان کسی قسم کا زور و جبر نہ ہو بلکہ خرید و فروخت میں باہمی رضا مندی شامل حال ہونا ضروری ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ 16

تم اپنے مالوں کو باطل طریقے سے نہ کھاؤ سوائے اس کے کہ یہ معاملہ تمہاری باہمی رضامندی سے بطورِ تجارت ہو۔

اس آیت میں اللہ رب العزت نے تجارت کو آپس میں باہمی رضامندی کے ساتھ تبادلے کے ذریعے ایک دوسرے کا مال حلال طریقے سے استعمال کرنے کی اجازت دی ہے۔ گویا تجارت، حلال طریقے سے کمانے، کھانے اور اسی طرح سے باہمی رضامندی کے ساتھ کرنے کا نام ہے۔

اِس اُصول کے تحت وہ تمام خرید و فروخت حرام ہو گی جس میں بائع کی طرف سے جبر ہو یا مشتری کی طرف سے۔ کسی سربراہ کو بھی یہ اختیار نہیں کہ کسی اور کی ملکیت کو مالک کی رضامندی کے بغیر خرید لے۔

حرام اشیاء کی خرید و فروخت سے اجتناب کرنا

مسلمان تاجر کے لیے لازمی ہے کہ وہ خود کو حلال اشیاء کی تجارت سے منسلک کرے۔ مالی منفعت کی بنیاد پر حرام اشیاء کی تجارت کا سوچے بھی نہیں۔ مسلمان کسی بھی معاملہ میں بے پرواہ نہیں ہوتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : " يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ ،لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ ، أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ ؟

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی کو اس بات کی کوئی پرواہ نہ ہو گی کہ وہ جو کما رہا ہے وہ حلال ہے یا حرام؟17

یعنی آخر زمانہ میں لوگ دین سے بے پرواہ ہو جائیں گے، پیٹ کی فکر میں ہر طرح پھنس جائیں گے، آمدنی بڑھانے، مال جمع کرنے کی فکر کریں گے، ہر حرام و حلال لینے پر دلیر ہو جائیں گے جیسا کہ آج کل عام ہے۔18

حرام اشیاء کی تجارت

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فتح مکہ کے سال، یہ فرماتے ہوئے سنا جب کہ آپؐ مکہ ہی میں تھے: إِنَّ اللهَ وَ رَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ، وَالْمَيْتَةِ، وَالْخِنْزِيرِ، وَالْأَصْنَامِ19 بے شک اللہ اور اس کے

رسولؐ نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی تجارت کو حرام قرار دیا ہے۔اسی طرح مردار جانور اور خون بھی حرام ہے۔ جن اشیاء کی تجارت کو یہاں حرام قرار دیا گیا ہے وہ سب اسلام میں حرام ہیں، لہٰذا اس میں وہ تمام اشیاء تجارت شامل ہیں جن کی حرمت نصوص سے ثابت ہے اور جن کے حرام ہونے پر علماء امت کا اتفاق ہے۔ جن چیزوں کی خرید و فروخت حرام ہے ان کا کرایہ وصول کرنا یا ان کی اجرت لینا بھی حرام ہے مسلمان عورت کو گانے وغیرہ کے لیے اجرت پر رکھنا یہود و نصاریٰ ہنود مجوس اور سکھوں وغیرہ کفار کو عبادت گاہ تعمیر کرنے کے لئے زمین کرایہ پر دینا سودی کاروبار کرنے یا شراب خانے کے لئے دکان کرایہ پر دیناوغیرہ20

مثلاً تمام نشہ آور اشیاء، آلات موسیقی و مزامیر، حرام و معصیت کے کھیلوں میں استعمال ہونے والے سامان، اسی طرح ایسا لٹریچر،ڈرامے اور فلمیں وغیرہ جو معاشرہ میں بے حیائی، حسن پرستی، عشق بازی اور فحاشی کو فروغ دیں، ان کی تجارت اور ترویج واشاعت بھی اخروی عذاب کا موجب ہے۔ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ21

بے شک جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی پھیلےان کے لئے دنیا اورآخرت میں دردناک عذاب ہے۔

صبح سویرے تجارت کا آغاز کرنا

تجارت کے اسلامی آداب میں سے یہ ہے کہ تجارت کے لئے صبح سویرے نکلا جائے۔اس وقت تجارت کا آغاز کرنا بہتر ہے کیونکہ اس وقت کے لئے نبی رحمت ﷺ نے برکت کی دعا فرمائی ہے، اس لئے ایسا کرنے سے تجارت میں برکت کی قوی امید ہے۔صخر غامدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللّٰهُمَّ! بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا

اے اللہ!میری امت کے لئے دن کے ابتدائی حصے میں برکت ڈال دے۔

"آپؐ کو جب بھی کوئی سریہ (فوجی دستہ) یا لشکر روانہ کرنا ہوتا تو اسے دن کے ابتدائی حصے میں روانہ فرمایا کرتے تھے۔ اور صخرؓ ایک تاجر آدمی تھے، وہ اپنے تجارتی کارندوں کو دن کے اول حصے میں روانہ کیا کرتے تھے چنانچہ وہ مال دار ہو گئے تھے اور ان کی دولت بہت بڑھ گئی تھی۔22

مسلم تاجر کو چاہیے کہ صبح کی نماز اور تلاوت قرآن وادعیہ مسنونہ سے فارغ ہو کر اپنے کاروبار کی طرف نکلیں تاکہ برکت حاصل ہو اور ترقی ملے۔

ملاوٹ اور دھوکا دہی کی ممانعت

بعض لوگ ملاوٹ کر کے دولت کماتے ہیں جو کہ حرام ہے حقیقت یہ ہے کہ ملاوٹ کی وجہ سے حقدار کو نہ صرف یہ کہ اس کا پورا حق نہیں ملتا بلکہ یہ ناپ تول میں کمی کے زمرے میں بھی آتا ہے۔ اسلام نے تجارت میں ہر طرح کی ملاوٹ اور ہر قسم کی دھوکا دہی کی ممانعت کی ہے۔ حضورِ اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔

مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا ، وَالْمَكْرُوَالْخِدَاعُ فِي النَّارِ23

جس نے ہمیں دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں، چال بازی اور دھوکہ دہی جہنم میں لے جانے والے کام ہیں۔

اسی طرح کسی مال کی کوالٹی تبدیلی کرنا اور سامنے اچھا مال رکھ کر اس کے پیچھے خراب یا کم تر درجے کا مال رکھنا بھی غَشّ میں شامل ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (بازار میں) غلے کی ایک ڈھیری کے پاس سے گزرے، آپؐ نے اپنا ہاتھ اس کے اندر داخل کر دیا تو آپؐ کی انگلیوں نے گیلا پن محسوس کیا۔ پس آپؐ نے فرمایا: اے غلے کے مالک! یہ کیا ہے (یعنی یہ تری اور نمی کیسی ہے)؟ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اس پر بارش کی بوندیں پڑ گئی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا: أفَلا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعامِ كَيْ يَراهُ النَّاسُ، مَن غَشَّ فليسَ مِنِّي.24 تو تم نے اس (بھیگے ہوئے غلے) کو ڈھیری کے اوپر کیوں نہیں کر دیا تاکہ لوگ اسے دیکھ سکتے
(یاد رکھو!) جو شخص دھوکے بازی کرے وہ مجھ سے نہیں (یعنی اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں)۔

ذخیرہ اندوزی کی ممانعت

اسلام کے نظامِ تجارت میں اِحتکار (ذخیرہ اندوزی) کی تمام صورتیں ممنوع ہیں۔ شریعت اسلامیہ کی رو سے ذخیر اندوزی یہ ہے کہ کوئی شخص غلہ یا دیگر اجناس کی بڑی مقدار اس لیے اکٹھا کر لے یا خرید کر ذخیرہ کر لے کہ بازار گراں ہو جائے اور صارفین میں اس چیز یا جنس کی مانگ کا مرکز صرف وہی بن جائے اور وہ مجبور ہو کر اس ذخیرہ اندوز (محتکر) سے اس کی شرائط اور مقررہ نرخوں کے مطابق خریدیں.25

اسی لیے اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے کہ اگر تاجر ذخیرہ اندوزی کر کے قلت پیدا کریں تو ان کو اس عملِ بد سے فوری طور پر روکنے کا اہتمام کرے۔ ذخیرہ اندوزی کرنے والوں کے لئے حضور ﷺ کا ارشاد ہے۔ لَا يَحْتَكِرُ إِلَّا خَاطِئٌ26
ایک گنہگار ہی ذخیرہ اندوزی کرتا ہے

جھوٹی قسمیں کھا کر مال بیچنا

تجارت کا ایک حکم یہ ہے کہ تاجر قسم کھا کر اپنے مال کو فروخت کرنے سے اجتناب کرے۔حال یہ ہے کہ آج کا تاجر جھوٹی قسمیں کھا کر گاہک کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم نے خود یہ چیز اتنے کی خریدی ہے اور آپ سے ہم کوئی نفع نہیں لے رہے ہیں۔ یہ بہت ہی بدترین طریقہ ہے۔ حضورِ اکرم ﷺ کا ارشاد ہے

مَن حَلَفَ علَى يَمِينِ صَبْرٍ، وهو فيها فاجِرٌ، يَقْتَطِعُ بها مالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ،لَقِيَ اللَّهَ يَومَ القِيامَةِ وهو عليه غَضْبانُ.27

جس نے جھوٹی قسم اس طور سے کھائی کہ اس کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ناجائز طریقے سے حاصل کرے تو وہ اللہ تعالی سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر نہایت غصہ ہو گا۔

جھوٹی بولی دینا

اسلام تجارت کے معاملہ میں نجش (جھوٹی بولی) سے بچنے کی تلقین کرتا ہے۔ نجش سے متعلق حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں-نَهىٰ النَّبِي صَلى الله عَليه وَسَلمِ عَنِ النجَشِ28 نبی ﷺ نے نجش سے منع فرمایا ہے۔ نجش یہ ہے کہ خریدنے کا ارادہ نہ ہو اور صرف مال کی قیمت بڑھانے کی غرض سے بولی دینا۔ مثلاً کسی چیز کی نیلامی ہو رہی ہے جس کے لیے لوگ اپنی اپنی بولی دے رہے ہیں، ان میں سے ایک آدمی خریدنا تو نہیں چاہتا لیکن صرف قیمت میں اتار چڑھاو کرنے کے لیے بولی دے رہا ہو۔ آپؐ نے اسے حرام اور جھوٹ قرار دیا۔ آج معاملہ یہ ہے کہ سر عام بازار میں نیلامی کرنے والے اپنے افراد کھڑے رکھتے ہیں جو سادہ لوح افراد کو معلوم نہیں ہوتے کہ یہ ان کے کارندے ہیں اور وہ بولی پر بولی دے کر قیمت کو اپنے ہدف تک پہنچا دیتے ہیں اور اس فرد کو کم قیمت کی چیز، مہنگی لینے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ جب کہ شرعا یہ حرام ہے۔

تجارت اور سود

تجارت کے حوالے سے ایک بہت اہم مسئلہ سود کا ہے۔ اللہ تعالی نے ایمان والوں کو سود کے معاملات مکمل طور پر چھوڑنے کا حکم دیا ہے اور قرآن مجید کی سورہ بقرہ میں اس کی وضاحت کر دی گئی ہے اگر تم ایسا نہیں کروگے تو یہ اللہ اور اس کے رسول کے خلاف اعلان جنگ کے ہے۔ اسلام نے سود کو حرام قرار دیا اور سختی کے ساتھ اس سے منع فرمادیا۔ قرآن حکیم نے جب سود کو حرام قرار دیا تو مشرکین نے اس پر اعتراض کیا تھا کہ تجارت بھی تو سود کے جیسی ہی ہے۔ مشرکینِ مکہ کا کہنا تھا کہ اِس میں اور اُس میں کیا فرق ہے، یہ بھی تجارت ہے اور وہ بھی تجارت ہے۔ آج بھی معاملہ یہ ہے کہ تجارت کو سود کے ساتھ خلط ملط کر دیا گیا ہے۔ لیکن قرآن کریم نے صاف بتایا کہ تجارت اور سود متضاد چیزیں ہیں۔

اَحَلَ اللّٰهُ البَيعَ وَحَرمَ الرِبٰوا29

اللہ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔

سود، دراصل ایسا ناسور ہے جو انسانی اخلاق اور محبت و حرمت کے تمام قدروں کو پامال کر کے صرف ہوس لالچ اور خود غرضی کی دنیا آباد کرتا ہے۔30

تجارت اور اخلاق

اسلامی ادب یہ ہے کہ تجارت اور خرید و فروخت کے معاملے میں ہر مسلمان اپنے بھائی کے لئے آسانی پیدا کرے چاہے وہ خریدار ہو یا فروخت کنندہ۔ وہ کوئی چیز لے رہا ہو یا کسی چیز کی قیمت ادا کر رہا ہو۔ اسلامی تعلیمات نرمی اور خوش اخلاقی کا درس دیتی ہے۔ لیکن تجارت کے شعبے میں اسے خصوصاً پسند کیا گیا ہے۔ اچھے اخلاق، اچھی زبان اور میٹھے الفاظ کے ذریعہ خریداروں کو اعتماد میں لیا جاسکتا ہے۔ رسول رحمت نے ایسے تاجر کے لئے جو خرید و فروخت میں نرمی کا رویہ اختیار کرتا ہے، دعا فرمائی ہے۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے

رَحِم الله رجلا سَمحا إذَا بَاعَ وإذا اشتَرى وَإِذَا اقتَضى 131

اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو خرید و فروخت اور تقاضا کرنے میں نرمی

اور خوش اخلاقی سے کام لیتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے نرمی اور خوبی سے بیچنے کو، نرمی سے خریدنے کو اور نرمی و آسانی سے قرض ادا کرنے کو۔32

اللہ کی یاد سے غافل نہ ہونا

مسلمان کا معاملہ یہ ہے کہ وہ اللہ کے ذکر سے غافل نہیں ہوتے لہذا ایک مسلمان تاجر، تجارت کی مشغولیوں میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی یاد اور اس کے حقوق کی ادائی سے غافل نہیں ہوتا ہے۔ صحابہ کرامؓ کی اسی صفت خاصہ کا ذکر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے قرآن عظیم میں اس طرح فرمایا

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَ اِقَامَ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ33

ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے اور نماز کے قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی۔

فروخت کی ہوئی چیز واپس لینے پر راضی ہو جانا

دین اسلام تو بھلائی کا نام ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کے فرمان کے مطابق لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جو لوگوں کے لیے فائدہ مند ہے۔ تجارت میں کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بیع کا معاملہ ہونے کے بعد خریدار سامان یا قیمت سے مطمئن نہیں ہو

پاتا اور خریدی ہوئی چیز کو واپس کرنا چاہتا ہے یا کبھی فروخت کرنے والا افسوس کرنے لگتا ہے کہ میں نے اتنے کم قیمت پر یہ سامان کیوں فروخت کر دیا اور اسے واپس لینا چاہتا ہے تو ایسی صورت میں فریقین باہمی رضامندی سے اسے حل کر لیں یعنی تاجر فروخت کیا ہوا سامان واپس لے لے یا خریدار خریدا ہوا سامان واپس کر دے۔ شریعت کی اصطلاح میں یہ اقالہ ہے۔ اگرچہ ایسا کرنا فریقین پر واجب نہیں ہے لیکن مسلمان تو دوسروں کے لیے فائدہ مند اور خیر خواہی کا پیکر ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

مَن أَقَالَ مُسْلِمًا أَقَالَهُ اللهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ 34

یعنی جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کے ساتھ اقالہ کا معاملہ کرے (یعنی اس کی بیچی ہوئی یا خریدی ہوئی چیز کی واپسی پر راضی ہو جائے) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گناہ بخش دے گا۔

خلاصہ

اسلام کی نگاہ میں کسی کی جان، عزت و آبرو کی حفاظت جس طرح سے مقدم و محترم ہے اسی طرح سے اس کے مال کی حفاظت بھی لازم ہے۔ اسلام دوسروں کا مال ناجائز طریقے سے کھانے کی سختی سے ممانعت کرتا ہے جبکہ باہمی رضامندی سے طے پانے والے معاملات کو جائز قرار دیا ہے۔ اسلام نے احکام و آداب سے مزین ایسا نظام تجارت دیا ہے جو بائع اور مشتری دونوں کے حق میں ہے۔ یہ اصول دونوں کے حقوق کی پاسداری کرتا ہے، تاکہ دونوں طبقے خوشحالی پر قائم رہیں۔ شریعت میں تقویٰ کی بہت اہمیت ہے۔ میدان عمل میں تقویٰ کیا ہے اس کی وضاحت اس سے سمجھ سکتے ہیں۔ فقہ حنفی کے مشہور امام، امام محمد شیبانی رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ جس طرح آپ نے فقہ کو مدون فرمایا اور اس پر کتابیں لکھیں تو زاہد یعنی تصوف کے بارے میں کچھ تصنیف نہیں فرمائیں گے ارشاد فرمایا کہ میں نے اس موضوع پر کتاب البیوع لکھ دی ہے۔ اس جواب سے امام موصوف کا مقصد یہ تھا کہ اس کتاب البیوع میں حلال و حرام کے احکام ہے جن سے لوگوں کے معاملات کے وقت انسان کی دینداری کا پتہ چلتا ہے یہ حلال و حرام میں کس قدر تمیز کرتا ہے جب درہم و دینار سامنے ہو اس وقت انسان کے زہد و تقویٰ یا لالچ و طمع کا اندازہ ہوتا ہے۔ صرف پرانے کپڑے پہننے اور سوکھی روٹی کھانے ہی کا نام تقویٰ نہیں کے اس کو اختیار کر کے آدمی اپنے آپ کو متقی پرہیز گار سمجھ بیٹھے بلکہ اصل تقویٰ حرام خوری سے اجتناب کرنے اور اس کے حلال کو اختیار کرنے کا نام ہے۔ 35

یہی اسلامی معیشت و تجارت کا بنیادی دائرہ ہے۔ اسی لیے اسلام نے کمائی کے ذرائع اور مصرف کو جائز رکھنے کی تلقین کی ہے۔ اسلامی احکام و آداب کے مطابق کی گئی تجارت، باعثِ برکت اور عبادت ہے۔ تجارت میں نیت کی درستی کے ساتھ

اپنی تمام تر محنت، مشقت اور جدوجہد کے باوجود صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل و اعتماد رکھنا، اسی طرح تجارت کے احکام و آداب کی رعایت کرتے ہوئے تجارت کی جائے تو بلاشبہ وہ تجارت دنیوی و اخروی اعتبار سے بڑی نفع بخش ثابت ہوگی۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

حوالہ جات (References)

1۔ آل عمران:19

2۔ المائدہ:3

3۔ الاحزاب:21

4۔ امام منذریؒ، الترغیب، (بیروت، دارالکتب العلمیہ، 1420ھ) ج2، ص335

5۔ بیہقیؒ، احمد بن الحسین، شعب الایمان، (بیروت، دارلکتب، 1421ھ) باب فی حقوق الاولاد والاھلین، ج6،
ص 420، حدیث نمبر 8741

6۔ الذہبیؒ، الحافظ شمس الدین، تذکرۃ الحفاظ، (حیدرآباد، مجلس دائرۃ المعارف) ج1، ص 77

7۔ غزالیؒ، ابو حامد امام محمد، احیاء علوم الدین، (بیروت، دار ابن حزم، 2005ء) ص 504

8۔ امام احمد بن حنبلؒ، مسند احمد، (قاہرہ، دارلحدیث، 1416ھ) حدیث رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ،
ج13، ص322 حدیث نمبر 17198

9۔ ترمذیؒ، امام ابو عیسی محمد بن عیسی، السنن ترمذی، (الریاض، مکتبہ المعارف للنشر والتوزیع، 1417ھ) کتاب البیوع عن
رسول اللہ ﷺ، باب مَا جَاءَ فِي التُّجَّارِ وَتَسْمِيَةِ النَّبِيِّ ﷺ إِيَّاهُمْ، ص 288، حدیث نمبر 1209

10۔ ابن ماجہؒ، ابو عبداللہ محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، (بیروت، دارالرسالۃ العالمیہ،) باب فضل العلماءَ والحث
علی طلب العلم، ج1، ص 81، حدیث نمبر 224

11۔ البیہقیؒ، المدخل إلی السنن، (بیروت، مکتبہ اضواء السلف، 1420ھ) باب العلم العام الذي لا یسع البالغ
العاقل جھلہ، ، ص242، حدیث نمبر 327326

12۔ غزالیؒ، ابو حامد امام محمد، کیمیاءسعادت، (تہران، کتابخانہ ملی ایران، 1380ھ) ج1، ص133

13۔ عثمانی، مفتی محمد تقی، اسلام اور جدید معیشت و تجارت، (کراچی، مکتبہ معارف القرآن، 2013ء) ص46۔47

14۔ غفاری، پروفیسر ڈاکٹر نور محمد، تجارت کے اسلامی اصول و ضوابط، شیخ الھند اکیڈمی، کراچی ص 22

15۔ غزالیؒ، ابو حامد امام محمد، کیمیاءسعادت، (تہران، کتابخانہ ملی ایران، 1380ھ) ج1، ص133

16۔ النساء: 29

17۔ بخاریؒ، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، (دمشق، دار ابن کثیر، 1423ھ) کتاب البیوع، باب من لم
یبال من حیث کسب المال، ص496، حدیث نمبر 2059

18۔ نعیمیؒ، حکیم الامّت مفتی احمد یار خان، مرأۃالمناجیح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح، (گجرات، نعیمی کتب خانہ) ج4، ص 22

19۔ مسلمؒ بن حجاج بن مسلم، صحیح مسلم، (بیروت، دارلکتب العلمیہ، 1412ھ) کتاب المساقاۃ، باب تحریم بیع

الخمر والميتة والخنزير والأصنام ، ص 1207، حدیث نمبر 1581

20۔ محمد شہباز حسن، ڈاکٹر حافظ، اسلام کا تجارتی ضابطہ اخلاق، (لاہور، مکتبہ افکار اسلامی، 2016ء) ص 29

21۔ النور: 19

22۔ ترمذی ؒ، امام ابو عیسی محمد بن عیسی، السنن ترمذی، (الریاض، مکتبہ المعارف للنشر والتوزیع، 1417ھ) کتاب البیوع عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاءَ فی التبکیر بالتجارۃ، ص 289، حدیث 1212

23۔ ابن حبان ؒ، ابی حاتم محمد بن حبان، صحیح ابن حبان، (لبنان، بیت الافکار الدولیہ، 2004ء) کتاب الحظر والاباحۃ، ذکر الزجر عن أن یمکر المرء أخاہ المسلم أو یخادعه في أسبابه، ص958، حدیث نمبر5533

24۔ مسلم ؒ بن حجاج بن مسلم، صحیح مسلم، (بیروت، دارلکتب العلمیہ، 1412ھ) کتاب الایمان، باب قول النبی ﷺ من غش فلیس منا، ص 99، حدیث نمبر 102

25۔ غفاری، پروفیسر ڈاکٹر نور محمد، تجارت کے اسلامی اصول وضوابط، (کراچی، شیخ الہند اکیڈمی، 2009ء) ص 78

26۔ مسلم ؒبن حجاج بن مسلم، صحیح مسلم، (بیروت، دار لکتب العلمیہ، 1412ھ) کتاب المساقاۃ، باب تحریم الاحتکار فی الاقوات، ص1228، حدیث نمبر1605

27۔ بخاری ؒ، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، (دمشق، دار ابن کثیر، 1423ھ) کتاب الایمان والنذور، باب الیمین غموس، ص 1653، حدیث نمبر 6676

28۔ بخاری ؒ، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، (دمشق، دار ابن کثیر، 1423ھ) کتاب البیوع، باب النجش ومن قال لایجوز ذالک البیع، ص 515، حدیث نمبر 2142

29۔ البقرۃ: 275

30۔ طارق، محمد سرور، کامیاب تجارت کے سنہری اصول، (فیصل آباد، طارق اکیڈمی، 2006ء)، ص 20

31۔ بخاری ؒ، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، (دمشق، دار ابن کثیر، 1423ھ) کتاب البیوع، باب السهولة والسماحَةِ فِي الشِرَائِ وَالْبَيْعِ وَمَنْ طَلَب حَقا فَلْيطلبه فِي عَفَافٍ، ص 500، حدیث نمبر 2076

32۔ ترمذی ؒ، امام ابو عیسی محمد بن عیسی، سنن ترمذی، (الریاض، مکتبہ المعارف للنشر والتوزیع، 1417ھ) کتاب البیوع، باب ماجاء في سمح البیع والشراء والقضاء، ص312، حدیث نمبر 1319

33۔ النور: 37

34۔ ابن ماجہ ؒ، ابو عبداللہ محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، (بیروت، دار الرسالۃ العالمیہ، 1430ھ) کتاب التجارات، بابُ الْإِقَالَةِ، ص 741، حدیث نمبر 2199

35۔ شائق، مفتی احسان اللہ، فقہ المعاملات یعنی جدید معاملات کے شرعی احکام، (کراچی، دارالاشاعت، 2007ء) ص 19